situation
effect
social Media/Mass.

Lesson No 83 (93-110)

Root Words.

افتری ← فری ← بہتان لگانا / نقصان پہنچانے کیلئے / چمڑے کو کاٹنا

بے ہوشی کیلئے الفاظ

① غمرت ← غمر ← بے ہوش ہونا۔ جیسے تکلیف سے اور سختیاں ۔ موت کی سختی کی وجہ سے شدت کی وجہ سے

⑤ صاعقہ ← گھبرا کر بے ہوش ہونا ← بجلی کا گرنا ۔ کیلئے

③ سُکر ← عقل و ہوش کھو بیٹھنے والی حالت

پانی کی گہرائی کیلئے جسکا معلوم نہ ہو ← پانی کی سختی کیلئے

صَرَعٰ ← بیماری جس سے انسان بے ہوش کر تڑپتا ہوا زمین پر گرے جیسے مرگی Epilepsy

غشی ← بیماری / دہشت کی وجہ سے بے ہوشی طاری ہو جانی

باسطو ← ب س ط ← پھیلنا / پھیلانا / پھیلا پھیلا کر

ہون ← soft الہون ہین مومن بڑھا بڑھا کر

ہین ← یہ کام میرے لئے آسان ہے۔

عذاب المھین ← ذلت والا عذاب / رسوا کرنے والا

جئتمونا ← ~~آنا~~ ← جاء ← ج - ا - ء ← آ گئے - جاؤ

فرادی ← ف - ر - د ← اکیلا اکیلا

خولنکم ← خ - و - ل ← نعمت عطا کرنا ← بخشنا، مالک بنانا

الخول، خول، خول، افنا

کسی کو خادم عطا کرنا۔ / مال عطا کرنا۔

نعمت کیلئے الفاظ قرآن میں

قرآن میں پھاڑنے کیلئے 9 الفاظ

فالق ← ف - ل - ق ← پھاڑنا ۔ چوڑنا اور الگ ہو جانا

تَفَلَّقَ ، فَطَرَ ، فَجَرَ ، فَجَّرَ ← پانی کا کٹاؤ ، شَقَّقَ ،

فَرَقَ ، مَزَّقَ ← ، فرقو

النوی ← نوی ← نوات کی جمع
تؤفکون ← أ-ف-ک ← بہتان لگانا۔ کسی بات کو پھیر دینا۔
خلافِ حق بات کرنا۔

فمستقر ← ق-ر-ر ← ٹھہرنا / قرار پکڑنا / ٹھنڈا ہونا
آنکھوں کی ٹھنڈک ← قرۃ العین
ہر ایک کیلئے ایک جائے قرار ہے۔
ٹھہرنے کی جگہ۔

مستودع ← و-د-ع ← سپرد کرنا۔ جہاں کسی کو سونپا جائے۔
مرنے کے بعد والی جگہ جہاں سونپا جائے گا۔ وداع / الوداع
رحمِ مادر ← مستقر
باپ کی پیٹھ ← مستودع

خضرا ← خضر ← سبزے کیلئے۔ سبز
خضر گنبدِ خضرہ

متراکبا ← رکب ← سوار ہونا۔ ایک کے اوپر ایک اور چڑھا ہوا۔
اثار ← چڑھے ہوئے ایک دوسرے پر / جوڑے ہوئے
← کھجور کیلئے ③ الفاظ

النخل ← نخل ← کھجور ←
نخل ← پودا / درخت نخیل ← باغ / کھیتی

طلعھا ← طلع ← نکلنا / ظاہر ہونا / نمودار ہونا
طلوع ، مطلع
طلعٌ ← ① اس نئے شگوفے کو جو اپنے غلاف سے باہر نکلے / نمودار ہو۔
② ستاروں کے طلوع ہونے کیلئے بھی۔

قنوان ← قنو ← کھجور / انگور کے گچھے کیلئے جو ابھی توڑنے کے قابل بھی نہیں ہوتا۔

دانیۃ ← دنی / دنو ← جھکنا / نزدیک ہونا / ادنیٰ

جو چیز جتنی نزدیک ہو بعض اوقات وہ اتنی ہی حقیر ہوتی ہے

اعنابا ← عنب ← انگور نکلنا

زیتون ← زیت ← زیتون کا تیل روشن کرتا ہے اور سیاہ نہیں کرتا۔

والرمان ← ر-م-ن ← انار نکلنا

ینعہ ← ینع ← پھل کا بالکل پک کر تیار ہو جانا۔

بجائے پھل نکلنا

جنی ← پھل کے پکنے نکلنا ← کہ وہ اتنا پک جائے کہ وہ گر جائے

خرقوا ← خرق ← کسی چیز کو اس طرح پھاڑنا کہ وہ خراب ہو جائے

ادراک

تدرکہ ← درک ← ادراک ہونا / کسی چیز کو پانا۔

درست ← درس ← سبق پڑھنا / پڑھانا۔ درس دینا

فیسبوا ← سبب ← کسی کو برا بھلا کہنا۔ فحش گالیاں دینا۔ بہت زیادہ گالیاں دینا۔

افئدتہم ← أ ف د ← دل کے اندر کے خیالات

Physical heart → قلب

Tafseer lesson # 83 (93-110)

93 ← ظلم کرنے والوں کی تین قسمیں

① جو خود بات گھڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ نے کہا ہے۔ شریعت میں تبدیلی کرتے ہیں۔ آیات کا غلط مطلب بتاتے ہیں۔

② ★ حدیث میں تبدیلی کرنے والے بھی

★ نبوت کا دعوہ کرتے ہیں ★ وحی کی بات بھی کرتے تھے کہ نازل ہوئی

★ نبوت کا جھوٹا دعوہ کرنے والے لوگ

مسیلمہ کذاب، اسود انسی، سجاح بن حارث، مرزا غلام احمد قادیانی

★ آپ ﷺ نے فرمایا۔

" میرے بعد 30 کے قریب ایسے دجال + کذاب پیدا ہوں گے جو نبوت کا دعوہ کریں گے۔"

← حدیث کو بدلیں نہ + اور حدیث بیان کرتے ہوئے احتیاط سے کام لیں (امام مسلم) جیسے آپ کہہ سکتے ہیں کہ حدیث کا مفہوم / حدیث سے پتہ چلتا ہے، صحابہ کرام رض حدیث کے متعلق اگر کسی میں شک ہوتا تو فرماتے تھے کہ یاں تو رسول اللہ ﷺ نے ایسے کہا یاں ایسے کہا۔

③ وہ دعوہ کرتے تھے کہ اللہ کے کلمات جیسا کلمہ ہم بھی بنا سکتے ہیں۔ ایک دفعہ کفار مکہ نے بھی یہ کہا تھا۔

سورۃ انفال آیت نمبر

← اہل کتاب + مشرکین مکہ کی باتوں کا جواب/اظہار کیا ہے جو قرآن کے خلاف تھی یاں اللہ کے نبیوں کے خلاف۔

CamScanner

* سورۃ ق آیت نمبر 19 وجاءت سکرۃ الموت بالحق ---
* سورۃ قیامہ آیت نمبر 26-29 ← اللہ کے عذاب سے کون بچا پائے گا۔ کلا اذا بلغت التراق ----

موت کا شکنجہ ← لوہے کے شکنجے سے ہے۔

← آپ ﷺ نے فرمایا
موت کی تکلیف بڑی شدید ہے۔
(احمد سے روایت)

← آپ ﷺ نے جس مرض میں آخری وقت گزارا اس میں پانی کا پیالہ آپ ﷺ کے ساتھ تھا کبھی چادر منہ پر ڈالتے کبھی ہٹاتے آپ ﷺ ساتھ یہ بھی کہتے جاتے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٌ
(بخاری کی روایت)
"پاک ہے اللہ بے شک موت میں بڑی سختیاں ہیں"۔

← حضرت عائشہؓ کہتی ہے:
کہ رسول اللہ ﷺ کی موت کی سختی دیکھنے کے بعد میں کسی کی موت کی سختی سے نہیں ڈرتی

← امر بن عاصؓ نے ٹھنڈی سانس لی:
موت کی کیفیت ناقابل بیان ہے مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ زمین اور آسمان ہٹ لپٹ رہے ہیں۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ میں زمین و آسمان کے درمیان پس رہا ہوں۔ پیٹ میں کھجور کے کانٹے چبھ رہے ہیں۔

← شداد بن عوصؓ:
"موت کا لمحہ سب سے زیادہ سخت ہے اور ہولناک ہے۔"

• حضرت عمرؓ کہتے تھے:
"یا اللہ مجھ پر موت کی سختی آسان کر دے"
جب اللہ کے نیک بندوں پر موت اتنی سخت ہے
تو جو لوگ کفار اور انکاری ہیں ان کیلئے یہ لمحہ
کتنا سخت اور اذیت ناک ہو گا۔
• یہ آیت عذاب قبر بھی بیان کرتی ہے۔

← 'الیوم' سے مراد قبض روح کا دن ہے
← الیوم تجزون عذاب بیان کرتا ہے عذاب کو۔
اس سے پتا چلے گا کہ عذاب دیا جائے گا۔
← عذاب دیا جائے گا اللہ کی آیتوں، رسولوں، کتابوں
پر انکار کرنے کی وجہ سے۔
* رسول اللہ ﷺ کی حدیث:
"قبر یا تو جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ
بن جاتی ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک
گڑھا"
* سورۃ المومن (آیت: 46)
اللہ رب العزت فرماتے ہیں:
"النار یعرضون ۔۔۔ ادخلوا آل فرعون
اشد العذاب" "صبح و شام ان کو قبر
میں عذاب ہوتا ہے۔
• حضرت عائشہ کے سوال کے جواب میں آپ ﷺ نے
فرمایا "نعم عذاب القبر حق"
"قبر کا عذاب حق ہے" (بخاری)

• ایک موقع پر آپ ؐ نے فرمایا:
جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو قبر میں صبح و شام اس کی جگہ پیش کی جاتی ہے کہ اگر وہ جنتی ہے تو جنت اور اگر جہنمی ہے تو جہنم اور کہا جاتا ہے کہ یہ تیری جگہ ہے اور قیامت والے دن اللہ تعالیٰ تجھے یہاں بھیجے گا۔
(صحیح بخاری کی روایت)
کچھ لوگ عذاب قبر سے انکار کرتے ہیں تو ہمیں قرآن و حدیث سے پتا چلتا ہے کہ قبر کا عذاب ہوگا۔ اور ایسے لوگوں کو ذلت آمیز عذاب میں ڈالا جائے گا ان کے انکار حق کی وجہ سے۔
ایک طرف اللہ کی آیت ہوں اور دوسری طرف انکار کرتے ہو "تم لوگ۔ یہ تم لوگ نہیں کر سکتے Basically تم میں یہ جرأت نہیں ہونی چاہئے۔
کفار مکہ، اہل کتاب اور آج کے مسلمان اللہ کی آیتوں سے سرکشی کرتے ہیں۔ ان کو نہیں کرنا چاہئے انکار۔

(94)

یہ آیت لرزا دینے والی ہے۔ یہ ہماری غفلت پر پانی کے چھینٹے ڈالتی ہے۔ وہ لوگ جو دنیا کی زندگی کو مشغلہ، کھیل تماشہ سمجھتے ہیں ان لوگوں کے بارے میں اللہ کہتا ہے "کہ آج تم ہو گئے نہ حاضر ہمارے پاس تن تنہا" (نہ ماں باپ، بیوی بچے، دوست۔ جن کی وجہ سے تم اپنی آخرت خراب کر رہے تھے۔ نہ دولت، نہ تمہارے گھر

بالکل ویسے تنہا ہوں جیسے ہم نے تم کو اکیلا پیدا کیا تھا۔
اور تمہاری حالت پتا کیا ہے کہ جو کچھ ہم نے تم کو دیا
تھا وہ سب تم پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ کچھ بھی انسان
اپنے ساتھ لیکر نہیں آتا ہے۔ **ورآءِ ظہورکم** ۔ بہت
آگے آگے یہ دولت سب پیچھے ہے۔ تمہاری اولاد،
مال پیچھے ہے۔ سوائے اس کے کہ انسان کے اعمال
اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو دنیا کے لوگوں
کو خوش کرنے کی وجہ سے، دنیا کے کاموں کی وجہ
سے آخرت کو بھول جاتے ہیں ان کو کہا جا رہا ہے
کہ یہ سب تمہیں فائدہ نہیں دے گا۔ **یہ آیت
بہت سخت ہے۔** آج تمہارے سفارشی، معبود
جن کو تم سمجھتے تھے کہ وہ تمہارے کام آئے گا وہ
کہاں ہیں؟ ہم ان کو آج تمہارے ساتھ نہیں
دیکھتے ہیں۔ بلکہ ان کا اور تمہارا رابطہ کٹ
گیا ہے جو تم دعوے کرتے تھے کہ وہ تمہارے کام
آئے گے۔ وضل عنکم ما کنتم تزعمون ۔ کچھ لوگ اس
کا یہ ترجمہ کرتے ہیں "کہ تم سے گیا گزرا ہو گیا
کہ وہ سب چلا گیا، ہٹ گیا" جس کے بارے میں
تمہارا دعوی تھا وہ سب ہٹ گیا اب بتاؤ۔

■ انسان کو یہ سوچنا چاہیئے کہ وہ اللہ کی آیتوں
اور اس کے رسول کا انکار نہ کرے کیونکہ اس کو
ہمیشہ نہیں رہنا ہے یہاں۔

* آیت 93 & 94 ایمان بالآخرت اور اس کے
مراحل کو واضح کرتی ہے۔

(95) توحید کی بیان - اللہ کی حقیقت مضمون ہے -
توحید کے دلائل [95 - 108] - کبھی رسول ﷺ کو تسلی
دی ہے - کبھی اُن لوگوں کو جواب دیا گیا ہے -

بجائے اِس کے اہلِ مکہ کے لوگوں کی معجزہ کی demand
پر اُن کو کوئی معجزہ دکھایا جاتا اللہ رب العزت
اُن کو کائنات کی طرف متوجہ کرتے ہیں کہ بے شک
اللہ ہی ہے جو دانے اور گٹھلی کو پھاڑتا ہے - یہاں
پر اللہ کے خالق، مالک اور قادرِ مطلق ہونے پر
ایک بڑی دلیل دی جا رہی ہے اور وہ کیا
ہے؟ کہ کس قسم کے غلے کو (دانہ ہوتا ہے)، پھل کے
بیج کو (گٹھلی کو) وہ پھاڑتا ہے ان سے
کونپلیں نکلتی ہیں پھر اُن سے درخت بنتے ہیں - اور
پھر زمین و آسمان سب مل کر اُس کی پرورش میں
مدد کرتے ہیں - اور یہ اللہ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا
ہے - انسان میں اتنی سکت نہیں ہے - پھر زندہ کو
مُردہ سے اور مُردہ کو زندہ سے نکالتا ہے - نطفہ
جو ایک حقیر چیز ہے اس سے وہ ایک جان دار ایک
انسان بناتا ہے - انڈے سے چوزہ بناتا ہے -
چیزوں کی ساخت مختلف کیوں ہوتی ہیں؟ پھلوں کا
رنگ اور ذائقہ different ہوتا ہے - اللہ کہتا ہے کہ پھر
تم کدھر جاتے ہو؟ کیوں شرک کرتے ہو؟
کیوں معجزے مانگتے ہو؟
کیا یہ سب چیزیں اللہ کی کائنات کی دلیل
بیان نہیں کرتیں -

رات کی تاریکی / گہری چادر کو پھاڑ کر صبح کو نکالنے والا - یہ سب کرنے والا اللہ ہے - اللہ لوگوں کو دلائل دیتا ہے جو کہ اُن کی روزمرہ زندگی سے ہوں۔ اور ہم سب یہ مناظر روز دیکھتے ہیں - یہ انسان دن بھر کی مشقت کے بعد وہ گھر آتا ہے سکون کیلئے۔

(قرآن میں گھر کو سکون کہا گیا ہے) اللہ رب العزت اپنی نعمتوں کا تعارف کروا رہے ہیں کہ تمہیں اپنے گھر آکر آرام و سکون ملتا ہے اور سورج و چاند کو ایک حساب سے بنایا ہے اُن کی میعاد (مقررہ وقت) مقرر ہے - **القرآن**: "لا الشمس ینبغی لہا ان تدرک القمر" "سورج کے اندر مجال نہیں ہے کہ وہ رات کو ہی پکڑ لے۔"

اللہ ہی ہے جو سورج اور چاند کی رفتار کو control کرتا ہے - ہمارا Islamic Calender، روزوں کا ٹائم، نمازوں کا وقت مقرر ہے - یہ سب اللہ کی قدرت کا کرشمہ ہے وہ غالب اور علم والا ہے - **العلیم** ← ہر چیز کا جاننے والا جب انسان اللہ کے احکامات پر چلتا ہے، اُن کو مانتا ہے تو اُس کو سکون حاصل ہوتا ہے۔

اگر انسان اللہ کی توحید کو مان لیں، ان چیزوں کا ادراک حاصل کر لیں تو سکون اُس کی رگوں میں سرایت ہو جائے گا۔

"الذی احسن کل شیءٍ خلقہ"

جس نے کائنات پیدا کی اور خوبصورت کی۔

(السجدہ: 7)

"وانبتنا فیھا من کل شیٔ موزون"

اور ہم نے ہر چیز اس میں موزوں اور مناسب اگائی ہے۔

(الحجر : ۱۹)

ہونا یہ چاہیئے کہ انسان اللہ کی پہچان حاصل کریں۔

(97) زمین کا بھی ذکر کیا۔ ساتھ چاند و سورج اور اب ستارے ہیں۔ ستارے آپ کو direction بتاتے ہیں۔

قرآن میں ستاروں کے 3 اور مقاصد ہیں:

1. ستارے آسمان کی beauty کیلئے ہیں۔

[ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح]

2. شیاطین کو بھگانے کیلئے ان کو پیدا کیا ہے۔

[وجعلنھا رجوما للشیطین (الملک : 5)]

اللہ رب العزت اس بات کا اعلان کر رہے ہیے کہ ستارے کیوں بنائے گئے ہیں آسمان کی beauty کیلئے، شیطانوں کو بھگانے کیلئے اور سب سے بڑا مقصد کہ لوگ ستاروں کے ذریعے راستہ معلوم کر سکے۔

تاریک راتوں میں جب چاند بھی غائب ہو جاتا ہے تو ستارے ہیں جو سمت بتاتے ہیں۔ لوگ اس سے وقت معلوم کرتے تھے۔ یہ سب چیزیں اللہ کی قدرت کے کرشمے ہیں۔ اللہ رب العزت چاہتا ہے کہ انسان اللہ کے ان معجزوں کو پہچانے دیکھے اور پھر اللہ کو پہچانے اور اس کے رسول کو مانے اور پھر اللہ کی آیات پر ایمان لیکر آئے۔

اللہ نے تفصیل سے نشانیاں بیان کر دی ہے ان لوگوں کیلئے جو علم رکھنے والے ہیں۔ اللہ کہتا ہے یہ ہے نشانیاں

جو ہم نے کھول کھول کر بیان کر دی ہے۔
اللہ نے انسان کی ہدایت و روشنی کیلئے رسول بھیجے اور
آپ ﷺ کو بھیجا۔ جیسے دنیا میں راستے کیلئے ستارے ہیں
• آپ ﷺ نے فرمایا:

"اصحابی کالنجوم"
"میرے صحابہ ستارے ہیں۔"

جب ہم ستاروں سے رہنمائی لیتے ہیں تو کیوں نہیں رسول، کتابوں سے رہنمائی لیتے۔ جیسا کہ پہلے لوگوں کے بارے میں کہا جا رہا ہے۔ اور اللہ نے نشانیاں ان لوگوں کیلئے بیان کر دی ہے جو علم رکھتے ہیں۔

(98)

وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا کون؟ اللہ
پہلے کہا اوپر دیکھو (آسمان، چاند، ستارے) پھر کہا نیچے (زمین) دیکھو۔ اب اللہ تعالیٰ انسان کو کہہ رہا ہے کہ خود کو دیکھو کہ تمہیں اس واحد ذات نے پیدا کیا ہے۔ اپنے آپ کو دیکھو کہ تمہیں اس ذات نے ایک جان (آدمؑ) سے پیدا کیا گیا۔

• مستقر ← قرار ← وہ جگہ جہاں انسان کو سکون ملے۔ (جو کسی کیلئے جائے قرار ہو)
← مفسرین کے مطابق اکثر لوگ اس کو ماں کا پیٹ کہتے ہیں
← بعض لوگوں کے مطابق یہ دنیا ہے جہاں انسان کو مہلت عمل ملی ہے

• مستودع ← صلب پدر ← باپ کی پیٹھ۔ جہاں انسان کی ابتدا ہوتی ہے خزانے کی صورت میں۔
← اس سے مراد آخرت ہے

علماء کہتے ہیں

- مستقر زندگی ہے
- مستودع اس (زندگی) کے بعد کے مراحل ہیں۔ اور وہ موت کے چاروں مراحل بھی اس کو کہتے ہیں

1. دنیا 2. قبر 3. آخرت (کے مراحل) 4. جنت/جہنم

★ اب دنیا اگر مستقر ہے تو قبر اس کی مستودع ہے۔ Similarly اگر قبر مستقر ہے تو آخرت اس کی مستودع ہے۔ اس طرح یہ 4 مراحل کو count کرتے ہیں۔

★ اب انسان ماں کے پیٹ میں نطفہ تھا۔ پھر ایک جان بننا شروع ہو گیا۔ پھر دنیا میں آ گیا پھر موت واقع ہو گئی۔ مطلب انسان کی حالت change ہوتی گئی۔ ساری زندگی وہ دنیا میں نہیں رہے گا۔ انسان مختلف ادوار میں رہا لیکن ہمیشہ کیلئے وہ ایک میں نہیں رہ سکتا۔ یہ سب چیزیں اس بات پر دلالت کرتی ہے جو آیت میں بیان ہوا ہے (ایک جان والا)۔

یہ نشانیاں ہیں جو ہم نے واضح کر دی ہیں ایسی قوم کیلئے جو سوجھ بوجھ رکھتی ہے۔

عمل کا اصول: یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ:

- دنیا کی زندگی کھیل تماشہ نہیں ہے۔
- دنیا ایک امتحان گاہ ہے
- اس کائنات میں حیرت انگیز طور پر تعدد و اضداد ہے (رات/دن) سورج / چاند etc) آخرت ہو گی اللہ ہم سے حساب لے گا۔

★ مفسرین کہتے ہیں **جب مستقر و مستودع** ایک کہانی کو بیان کرتے ہیں کہ انسان مر جائے گا تو معاملہ ختم نہیں ہو گا۔ پھر اٹھایا جائے گا پھر حساب کتاب ہو گا۔

اسی لیے کہا ہے کہ تم لوگ غور و فکر کرو۔

96 ← اللہ کی کبریائی کا ذکر (قدرت کا ذکر)

97 ← اللہ کے علم کا ذکر

تفقہو ← فقہ ← سوچو، بوجھو، غور

98 ← اللہ کے تفقہو کا ذکر (انسان اللہ کی نشانیوں پر سوچتا ہے پھر اس کے اندر مزید جاننے کا شعور پیدا ہوتا ہے)

99 ← ~~علم کا ذکر~~ آسمان کا ذکر

(99) اللہ کی ربوبیت کا ذکر ہو رہا ہے۔

اب کہہ رہے ہیں کہ آسمان کی طرف دیکھو جہاں سے ہم پانی برساتے ہیں جس سے نباتات اُگاتے ہیں۔ سبزہ، ہرے بھرے کھیت۔ پھر اس سے جُڑے ہوئے (ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے) دانے نکالتا ہے۔

دانہ ← ہر طرح کا دانہ ہے (صرف گندم کا نہیں)

???Point to Ponder

★ ایک بوئے ہوئے دانے پر سینکڑوں دانے نکلتے ہیں۔

① سبزہ

② دانہ

③ کھجور ← اہلِ عرب میں کھجور بہت common تھی۔ اس کے گچھے (سٹوفے) / خوشہ جھکا ہوا ہے۔ پہلے کچھ نہیں تھا اور اب اس پر گچھے ہیں۔

④ انگور ← عربوں کے ہاں انگوروں کو بہت اہمیت حاصل تھی۔ کھجوروں کی sides پر انگوروں کی بیلیں لگا دیتے تھے اور center والی زمین پر زراعت کرتے تھے۔ اور یہ security کا کام بھی دیتے تھے۔

⑤ زیتون ← بھی مختلف رنگ کے تھے۔

Black
Green
...

(٣) انار ← کے دانے بھی آپس میں جڑے ہوئے ہوئے
ہیں۔
★ بظاہر ملتے جلتے ہیں رنگ و شکل لیکن خصوصیات (Taste
میں نہیں ملتے جلتے ہیں۔
اور یہ سب اللہ نے پانی سے اُگایا ہے۔
پھر دیکھو اُس کی طرح جب وہ پک (پھل) جائے۔
پھل کے پکنے کی کیفیت کو دیکھو۔ اللہ لوگوں کو متوجہ کر رہا
ہے۔ پھل پکنے سے ٹہنیاں جُھک گئی ہے۔ وہ جُھک
جاتی ہے تاکہ انسان اُن کو easily توڑ کر کھالے۔ جب پھل
نہیں لگا ہوا ہوتا ہے تو وہ انسان کو سایہ فراہم
کرتی ہیں۔ اور ہم اُس رب کو نہیں پہنچانتے ہیں جو
ہمیں یہ سب میوہ جات دیتا ہے۔ یہ سب
luxuries (پھل میوہ جات) وہ ہمیں دیتا ہے۔ یہ سب چیزیں اللہ
کی ربوبیت و معرفت کی دلیل ہے۔
غور کریں ← اس آیت میں ایمان کا ذکر ہے۔ علم ہوگا
تو ایمان لائے گے۔

★ (آلِ عمران : 140)
ان فی خلق السموت والارض واختلاف الیل والنھار۔۔۔
کائنات کا غور و فکر انسان کو مومن، ایماندار بناتا ہے۔

(١٠٠)

اللہ تعالیٰ کہہ رہے کہ یہ لوگ معجزات مانگتے تھے ہونا یہ چاہیے
تھا کہ یہ کائنات پر غور و فکر کر کے ایمان لے آتے لیکن
یہ لوگ اللہ کے شریک بناتے ہیں جنوں کو۔
جیسے بارش کا ہونا etc. اہلِ مکہ کا عقیدہ تھا کہ جن

بھی خدائی میں شریک ہیں [حالانکہ جنوں کو بھی اللہ نے ہی پیدا کیا ہے]
انہوں نے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں بنا دیا تھا۔
مشرک قوموں کی طرح انہوں نے اللہ کا سلسلہ نسب چلایا۔ اور
بیٹے، بیٹیاں بنا دیے بغیر علم کے / جانے۔

عمل کا اصول:

• شرک سے دور رہو اور توحید کی طرف جاؤ۔ اللہ کی صفات بیان کرو۔

← آج کے دور میں انسانوں نے اپنے جیسے انسانوں کو دیوتا بنا لیا ہے۔

← اسی طرح اپنی خواہشات کو اپنا دیوتا بنا لیا۔

← جیسے لوگ اللہ میاں کہتے ہیں۔ اللہ کے اتنے نام ہیں (ہمیں اُس کو اس کی صفات سے بیان کرنا چاہیئے۔ خدا رحمٰن ہے، کریم ہے)

* جو توحید پرست ہوتا ہے وہ اپنی میں کو بھول جاتا ہے اس کی ہر بات، ہر عمل میں اللہ کی کبریائی بیان ہو رہی ہوتی ہے۔

جو اعلیٰ ظرف ہوتے ہیں جھک کر ملتے ہیں
صراحی سرنگوں ہو کر بھرتی ہے پیمانے میں

(151)

زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا ہے وہ۔ پھر تم نے کیسے اُس کی اولاد (بیٹے، بیٹیاں) بنا دی ہے حالانکہ اُس کی تو کوئی شریکِ حیات بھی نہیں ہے وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔

CamScanner

• سورۃ الاخلاص شرک کی جڑ کاٹتی ہے۔

• "الا یعلم من خلق" (الملک: ۱۴)

"کیا وہی نہیں جانے گا جس نے پیدا کیا۔"

پیدا بھی اس نے کی۔ بنانے والا بھی وہی اور علم بھی اسی کا ہے۔

(۱۵۲)

یہ ہے اللہ تمہارا رب۔ لوگوں کیا کھوئے ہوئے ہیں کیوں شرک کرتے ہیں؟ کیوں بدعتیں کرتے ہیں؟ کیوں اپنے جیسے انسانوں سے سمجھتے ہیں کہ میری قسمت بن/بگڑ جائے گی۔ پچھلی جتنی بھی آیتیں پڑھی ہیں ان کا نچوڑ اس آیت میں **لا الہ الا ھو** (نہیں ہے معبود مگر وہ) ہے۔

اللہ نے انسان کو کہا تھا کہ یہ ساری کائنات تمہاری تو بس میرا۔ تو نے میری بندگی کرنی ہے۔ شرک نہیں کرنا ہے۔ اطاعت کرنی ہے میری۔ ہم لوگ کیوں نہیں اس کی نعمتیں استعمال کرکے اس کا شکر ادا نہیں کرتے۔ جب اس رب کے سوا کوئی معبود ہی نہیں تو اس کی عبادت کرو۔ بندگی کرو۔ خود کو اس کے آگے جھکا دو۔ **فاعبدوہ ← Order کا صیغہ**

جب اللہ نے جو حکم دیا ہے انسان اس کو مان لیتا ہے تو وہ میں نہیں آتا ہے۔ peer pressure تو بس پھر وہ فاعبدوہ کرتا ہے۔ اللہ کو پسند ہے کہ اس کی بندگی کی جائے۔ اور اللہ ہر چیز پر وکیل ہے / کارساز ہے۔ جب ہم اللہ کو اپنا وکیل بناتے ہیں تو اللہ ہمیں

تنگیوں میں وہی ہمارے لیے چیزیں آسان کرتا ہے۔
اُس ذات کے علاوہ کوئی ایسا نہیں کر سکتا ہے۔

(153)

اللہ رب العزت کی ذات اتنی اعلیٰ ہے کہ انسان اُس کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا ہے۔ ساری مخلوقات (جن، انسان، پرندے وغیرہ) کی لکائیں بھی مل جائے تو بھی وہ اللہ رب العزت کو نہیں دیکھ سکتے۔ وہ جل وجلال ہے۔ یہ تمام مخلوقات اس ذات کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ دنیا کی آنکھ اللہ کو نہیں دیکھ سکتی۔ انبیاء میں سے بھی کسی نے اللہ کو نہیں دیکھا۔

← حضرت عائشہؓ کہتی ہے
"اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ محمدؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا تو اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا"۔
لیکن اللہ جو ہے وہ لکائیوں کو پالیتا ہے۔ مطلب ساری دنیا، سارے لوگ اللہ کی نظر میں ہے۔ یہ اللہ کی خصوصیت ہے کہ اُس کو ذرے ذرے کا علم ہے۔ آگے پیچھے، اوپر نیچے، حاضر غائب سب کا اُس کو پتہ ہے۔ وہ بیک وقت سب جانتا ہے۔ وہ ہر چیز سے خبردار ہے۔ ✖ وہ لطیف ہے ← تم نہیں دیکھ سکتے اسکو
✖ وہ خبردار ہے ← لیکن وہ تمہیں دیکھ سکتا ہے وہ باریک بین ہے
ہم اس کو آخرت کے روز دیکھیں گے۔ آخرت کے روز اس کا دیدار ہے
" وجوہ یومئیذ ناضرة وجوہ یومئیذ ناظرة " (القیامة)
" اس دن انسان کے چہرے تر و تازہ ہونگے اور وہ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہونگے "

لیکن کافر اللہ کو نہیں دیکھ سکیں گے۔
"کلا یومئذ لمحجوبون"
اس دن بھی وہ (اللہ کے) دیدار سے محروم رہیں گے
جنت کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت اللہ کا دیدار ہے
اور پھر ~~جنت~~ جنت کی نعمتوں کی تکمیل ہو جائے گی۔

(104)

بصائر ← دل کی روشنی ← قرآن مجید
لوگوں تمہارے رب کی طرف سے تم تک بصائر آ چکے ہیں
[کائنات ۔ دل کی روشنی ۔ قرآن مجید] پس جس نے دیکھ
لیا مطلب جس نے accept کر لیا قرآن، رسول etc کو
تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے۔ اور جو اندھا ہے مطلب
جس نے اللہ کی آیتوں کا انکار کر دیا تو اس کا اپنا
ہی نقصان ہے۔ اور اللہ کہہ رہا ہے کہ میں تم پر کوئی
نگہبان نہیں ہوں۔ مطلب میں نے قرآن کی آیتوں کو
کھول کھول کر تم کو بیان کر دیا ہے اب میرا یہ کام نہیں
ہے کہ میں تمہیں پکڑو بچو کہو۔ اگر مان لو گے تو تمہارا
ہی فائدہ ہے اور اگر انکار کرو گے تو تمہارا ہی
نقصان ہے۔ میرا کام تم تک پہنچا دینا ہے۔

(105)

اسی طرح ہم مختلف طریقوں سے اپنی آیات کو بیان
کرتے ہیں تاکہ وہ یہ نہ کہہ سکے کہ تم نے سیکھا ہے۔
اہل مکہ اس بات کو تو کہتے ہی نہیں تھے کہ یہ اللہ کی
طرف سے فرشتوں کے ذریعے نازل ہوا ہے بلکہ وہ کہتے

تھے کہ لوگوں کو سکھایا ہے۔ وہ آپ ﷺ کو کہتے تھے کہ یہ قرآن آپ ﷺ نے خود سے گھڑ لیا ہے۔

* **الفرقان: 4** کا بھی یہی مضمون ہے

"کہ کافروں نے کہا یہ قرآن تو اس کا اپنا گھڑا ہوا ہے جس پر دوسروں نے بھی اس کی مدد کی ہے۔ یہ لوگ ایسا دعویٰ کر کے ظلم اور جھوٹ پر اتر آئے ہیں نیز انہوں نے کہا یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جس کو انہوں نے لکھوا رکھا ہے"

* اللہ تعالیٰ یہاں پر کہتا ہے کہ میں مختلف طریقوں سے نشانیاں بیان کرتا ہوں تاکہ وہ لوگ آپ کو یہ نہ کہہ دے کہ آپ نے کہیں سے لکھوا / پڑھ رکھا ہے۔ یہ خود سے گھڑا ہے۔

* **ولنبینہ** ← تاکہ ہم اس حقیقت کو بیان کر دیں کہ جو دانش مند لوگ ہیں وہ اس سے بات کو سمجھ سکے۔

(106)

آپ ﷺ کو کہا جا رہا ہے کہ اس وحی کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تم کو آئی ہے۔ اہل مکہ، منکرین کے اعتراضات، آپ ﷺ ان باتوں سے پریشان مت ہوئیں۔ آپ ﷺ کا کام ہے پہنچانا اور اس وحی کی پیروی کرنا جو آپ ﷺ کی طرف نازل ہوتی۔ ان مشرکین کی باتوں کی طرف دھیان نہ دو۔ آپ ﷺ کو تسلی دینے کے ساتھ تلقین کی جا رہی ہے۔ آپ ﷺ بس بندگی کریں ایک اللہ کی اور اپنے راستے پر چلتے رہے۔

آپ ﷺ اس پر افسوس نہ کریں کہ مشرک ایمان نہیں لا رہے کہ اگر ان اعتراضات پورے ہو جائے تم معجزات ان کو دکھا دے

جاتے تو ایمان لے آتے یہ لوگ۔ آپ بس بندگی کریں اور ان
کی کچھ بھی پرواہ نہ کریں، نہ فکر کریں۔ بس اپنے طریقے
پر چلتے رہے۔

(107) "ولو شاء اللہ ما اشرکو"

اگر کسی کو زبردستی مسلمان ہی بنانا تھا تو اللہ دنیا میں
کسی کو بھی مشرک ہی نہیں بناتا۔ یہ آیت کا حصہ بہت
ہی important ہے۔ مطلب اگر اللہ چاہتا کہ سب مسلمان ہی ہو تو
تم میں سے کوئی بھی شرک نہیں کر سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس
کائنات کو examination hall بنایا ہے۔ انسان کو عقل دی،
حواس خمسہ دیئے، پھر انبیاء و رسل کا سلسلہ جاری کیا،
کتابیں نازل کی۔ مقصد کیا تھا کہ انسان کو جو دی ہوئی
عقل ہے اس کو استعمال کر کے پیغمبروں کی رہنمائی کا فائدہ
اٹھا کر، کتابوں کو پڑھ کر خیر اور شر اور ہدایت و ضلالت
کا جو راستہ ہے ان میں سے ایک کو اپنی مرضی سے
choose کریں۔ زبردستی نہیں۔

"لا اکراہ فی الدین۔ قد تبین الرشد من الغی"

آگے آیت میں کہا جا رہا ہے کہ ہم نے تم کو (آپ) ان پر
نگہبان تو مقرر نہیں کیا۔ آپ کیوں ان کی فکر کرتے رہتے
تھے، کیوں پریشان ہوتے ہیں کہ یہ ایمان لے آئے
اگر ان کے اعتراضات پورے ہو جائے۔ آپ ان
پر وکیل (داروغہ) نہیں ہے آپ بس خود کا
کام کریں۔ آپ رسول ہے آپ کا کام داعی اور
مبلغ ہے۔ آپ کا کام بشیرا و نذیرا ہے۔ ہدایت

اور روشنی پہنچانا ہے بس آگے فکر نہیں کرنا۔

عمل کا اصول:

آج کل جو لوگ دعوت (تبلیغ) کا کام کرتے ہیں وہ بہت سخت ہو جاتے ہیں یہ بھی غلط ہے۔ بعض اوقات غلط کاموں پر بھی اتر آتے ہیں کہ یہ لوگ بس دعوت کو قبول کر لیں۔ حضرت نوحؑ کے بیٹے کو بھی ہدایت نہ ملی۔ کوشش کرنا ہمارا کام ہے سختی نہیں۔ سختی سے چیزیں ٹوٹ اور بکھر جاتی ہیں۔ نرمی اور محبت سے دلوں کی حالت بدل جاتی ہے۔ دعائیں کرنی چاہیے۔ آپ ﷺ اللہ رب العزت سے دعائیں کیا کرتے تھے۔ سختی سے لوگ بھڑک جاتے ہیں۔ اللہ رب العزت سے ہمیں نرمی و محبت مانگنی چاہیے اور اس سے دعوت کے طریقے مانگنے چاہیے۔

(108)

اللہ رب العزت ایمان والوں کو کہہ رہے ہے کہ جن کو یہ پکارتے ہیں ان کو گالیاں نہ دیں یعنی ان کے معبود۔ تاکہ وہ اللہ کو گالیاں دینے لگے۔ مطلب ردِ عمل کے طور پر تم ان کے معبودوں کو گالیاں دو گے تو وہ اللہ کو دیں گے دشمنی سے (ردِ عمل کے)۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ شرک سے بڑھ کر جہالت کی بنا پر گالیاں دینے لگے۔

* **عمل کا اصول** (عام امت مسلمہ کیلئے)

مسئلہ الاولیٰ کوئی ایسا کام انسان کو نہیں کرنا چاہیے جس کی وجہ سے دوسرا انسان اُس حد سے بڑھ کر کریں۔

← **شانِ نزول** ابن جریر کی روایت ہے:
رسول اللہؐ کے چچا ابو طالب (جب ا) کے مرنے کا وقت جب قریب آیا تو قریش کے کچھ سردار جو تھے کبھی وہ آپ کے قتل کی سازش کرتے تھے، کبھی چاہتے تھے کہ آپؐ کو دعوتِ حق سے روکا جائے۔ تو وہ آپؐ کے چچا کے پاس بھی گئے اور کہا کہ اپنے بھتیجے کو سمجھائے کہ وہ ہمارے معبودوں کو برا بھلا نہ کہے اور ہم سے صلح کریں۔ تو ابو طالب نے رسول اللہؐ کو بلایا اور کہا بھتیجے آپ کی برادری کے کچھ لوگ آئے ہیں تو پھر آپؐ نے ان لوگوں سے پوچھا کہ کیا چاہتے ہیں؟ تو ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں اور ہمارے معبودوں کو برا بھلا نہ کہے (اور ان کو چھوڑ دے) ہم آپ کو اور آپ کے معبود کو چھوڑ دیں گے مخالفت ختم ہو جائے گی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اگر میں تمہاری بات مان لوں تو کیا تم ایسے کلمے کہنے تیار ہو جاؤ گے (یعنی کلمۂ توحید)
ابوجہل نے کہا ہم ایسا کلمہ ایک نہیں دس کہنے کو تیار ہے۔ انہوں نے (پوچھا) بتاؤ تو سہی کونسا تو آپؐ نے کہا **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ**۔ تو اس پر ابوجہل ناراض ہو گیا کہنے لگا کوئی اور بات کہو آپؐ نے کہا اس کلمے کے بغیر بات بنے گی نہیں۔
← آپؐ اور صحابہ نے کبھی ان کے بتوں کو گالیاں نہیں دی تھی۔

✱ مفسرین کے مطابق (اہم اصول جو یہاں ہے)

انسان کوئی ایسا عمل کرے جو ہونے تو ٹھیک عمل لیکن اس عمل کرنے کے نتیجے میں کوئی شرک فتنے میں مبتلا ہو جائے تو ہمیں سوچنا چاہیئے کہ وہ عمل کیسا ہے۔ یعنی کوئی اچھا عمل کرنے کے نتیجے میں کوئی برا فتنہ پیدا ہو تو اس (اچھے) عمل کو چھوڑ دینا چاہیئے۔

Example

① خانہ کعبہ کی تعمیر کے دوران مکہ کے لوگوں نے دو دروازوں (شرقی و غربی) کی بجائے ایک کر دیا تاکہ اپنی مرضی کے لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دیں بس۔
اس پر آپ ﷺ نے کہا تھا کہ میرا دل کرتا ہے کہ کعبہ کی تعمیر خلیل اللہ جیسی کر دوں (یعنی دو دروازے کر دوں۔ اس میں حطیم بھی تھا)۔ لیکن آپ ﷺ نے یہ اچھا کام نہیں کیا کہ کہیں لوگ فتنے کا شکار نہ ہو جائیں (یعنی بنانا گرانا شروع)

② حضرت حسن بصری ؒ اور امام محمد بن سیرین ؒ کا ایک واقعہ ہمیں ملتا ہے:
ایک جنازے پر یہ دونوں گئے اور وہاں دیکھا کہ مردوں کے ساتھ عورتیں بھی چلتی آ رہی ہیں (یعنی اُن کا بھی ایک اجتماع تھا) اُس کو دیکھ کر ابن سیرین ؒ تو واپس ہو گئے۔ حضرت حسن بصری ؒ نے کہا لوگوں کی غلط روش کی وجہ سے ہم اپنے درست کام کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ نمازِ جنازہ فرض ہے۔ ہم ان کے اس فاسد عمل کی وجہ سے نمازِ جنازہ ترک نہیں کر سکتے ہیں۔ ہم کوشش کریں گے یہاں تک کہ یہ کام ختم ہو جائے۔
دیکھنا یہ ہے کہ اسلام کا فائدہ کس چیز میں ہے۔

عمل کا اصول

ہم کوئی ایسا عمل نہ کریں جس سے لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہو جائے یا پھر وہ اصل دین کو چھوڑنے پر آ جائے یا پھر یہ کہ اس سے بڑا فتنہ پیدا ہو جائے۔ اسلام پر عمل کریں حکمت کے ساتھ۔ حکمت کا مطلب یہ نہیں کہ دین کو بدل دیا جائے۔

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:
"تم کسی کے ماں باپ کو گالی نہ دو کہ اس طرح تم خود

CS CamScanner

اپنے والدین کیلئے گالی کا سبب بن جاؤ گے" (صحیح مسلم کی روایت)

• یہ آیت سد ذرائع کیلئے (اہمیت رکھتی ہے) ایک جز کی حیثیت رکھتی ہے یعنی اصل اعمال کی حیثیت رکھتی ہے۔

عمل کا اصول

* ایک مباح کام جس سے زیادہ بڑی خرابی ہو سکتی ہو تو پھر اس مباح کام کا چھوڑ دینا بہتر ہوتا ہے۔

کذلک زینا۔۔

یہاں پر آپؐ کے پیروکاروں کو نصیحت کی جا رہی ہے کہ وہ تبلیغ کے جوش میں اتنے بے قابو نہ ہو جائے کہ مناظرے تکرار کر کے ان کے معبودوں پر حملہ کر دے۔ اُن کے گرجے، مندر ڈھانا شروع کر دیں۔ جو غیر مسلم لوگ ہے **عمل کو خوشنما بنا دیا ہے** ← کرتا وہ غلط کام ہے لیکن سمجھتا ہے کہ بہت ٹھیک کام کیا ہے۔ یہاں پر اللہ رب العزت کہہ رہا ہے مسلمانوں کو کہ اچھے کام کرو۔ اُن کو نصیحت کی جا رہی ہے۔ سب امتوں سے کہہ رہا ہے۔ بہت سے لوگوں اور امتوں نے اپنے اصول بنا لیے ہیں جو اُن کو خوشنما (الانعام ۱۲۲) لگتے ہیں۔ طریقہ وہی لینا ہے جو اللہ کا ہے۔ ہمارا ہر کام قرآن و حدیث اور اسلام کے مطابق ہونا چاہیئے تاکہ اپنے خاندانوں کو role model بنائے۔ پھر ایک وقت ایسا آئے گا کہ تم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جاؤ گے پھر وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کونسے عمل کرتے رہے۔

یہاں پر عقیدہ آخرت کا point ہے۔

(۱۵۹)

اور وہ اللہ کی کڑی کڑی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر ہمارے پاس کوئی نشانی آجاتی تو ہم ضرور ایمان لے آتے گے۔ **اہل مکہ** ساری نشانیاں دیکھنے کے بعد معجزے

کا مطالبہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے مطالبہ کیا کہ کوہ صفا یعنی صفا کا پورا سونا بن جائے تو ہم آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کو تسلیم کر لیں گے۔

آگے آیت میں کہا جا رہا ہے کہ آپ ﷺ اعلان کر دیجئے کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہے۔ نشانیاں پیش کرنا ان کو بنا کر لانا اس سب کی قدرت اللہ کے پاس ہے میرے پاس کوئی اختیار نہیں۔ اور تمہیں کیسے شعور دیا جائے کہ تمہیں تو شعور ہی نہیں ہے کہ نشانیوں کا اختیار تو اللہ کے پاس ہے۔ اگر یہ نشانیاں آ بھی گئی تو یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ ان کے معجزات کا مطالبہ پورا بھی کر دیا جائے تو بھی یہ لوگ ایمان نہیں لائے گے۔

اس آیت کا پس منظر: کوہ صفا کو سونا بنانے کا مطالبہ کیا گیا آپ ﷺ سے۔ اس پر حضرت جبرائیلؑ وحی لیکر آ گئے کہ اس پورے پہاڑ کو سونا بنا دیا جائے گا لیکن اگر یہ لوگ ایمان نہیں لائے تو قانون الٰہی کے مطابق ان پر عذاب نازل کیا جائے گا۔ چونکہ آپ ﷺ مکہ والوں کی چھوٹی قسموں اور باتوں سے واقف تھے تو پھر آپ ﷺ نے اس معجزے کی دعا نہ کی۔

115

اللہ رب العزت فرماتا ہے کہ ان کی آنکھیں اور دل میرے اختیار میں ہے کہ میں ان کو پھیرتا ہے اور وہ اس کے باوجود بھی ایمان نہیں لاتے۔ سنت الٰہی اللہ تعالیٰ بتا رہے ہے کہ کسی کو ایمان نصیب ہوتا ہے کائنات کی نشانیوں سے اور کوئی محروم رہتا ہے۔ اور جو کائنات کی نشانیوں پر غور و فکر کر کے بھی ایمان نہیں لاتا تو اللہ ان کی آنکھوں اور دلوں کو پھیر دیتا ہے۔ یہ جب صحیح فکر اور نظر سے کام نہیں لیتے تو اللہ بھی پھر اس سے ان کو محروم کر دیتا ہے کہ ان کو سمجھ آئے۔ آیتیں سنتے ہیں لٹ تجتیاں کرتے ہیں۔ اللہ کی سنت یہی ہے: "فلما زاغوا ازاغ اللہ قلوبھم" "جب لوگوں نے اپنے آپ کو ٹیڑھا کر لیا تو اللہ نے بھی اپنے آپ کو ٹیڑھا کر لیا"۔ پھر اللہ نے ان کے دل بھی سخت کر دیے ہیں